5 ملکی اور بیرونی قرضہ

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 19ء کے دوران قرضہ اکٹھا ہونے کی رفتار مزید بڑھ گئی (**شکل 5.1**)۔ مطلق لحاظ سے پاکستان کے مجموعی قرضہ جات وواجبات 10.3 ٹریلین روپے بڑھ گئے جو مالی سال 18ء کی جمع شدہ مقدار کے دگنے سے بھی زیادہ تھا۔ مالی سال 19ء میں بلند خسارے کے باوجود قرضے کی مجموعی جمع شدہ مقدار میں اس کا حصہ ایک تہائی تک محدود رہا؛ بقیہ ان وجوہ کی بنا پر اکٹھا ہوا: (i) پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے بعد بیرونی قرضے کے موجودہ اسٹاک کی بڑھی ہوئی نوقدر پیمائی؛ (ii) سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر سے ادائیگی کے توازن کے لیے زرِ مبادلہ کی آمد؛ اور (iii) بجٹ کی ضروریات سے بڑھ کر حکومتی قرض جو بینکاری نظام میں ڈپازٹس کی شکل میں رہا (**شکل 5.2**)۔

شکل 5.1: قرض کے اظہاریے

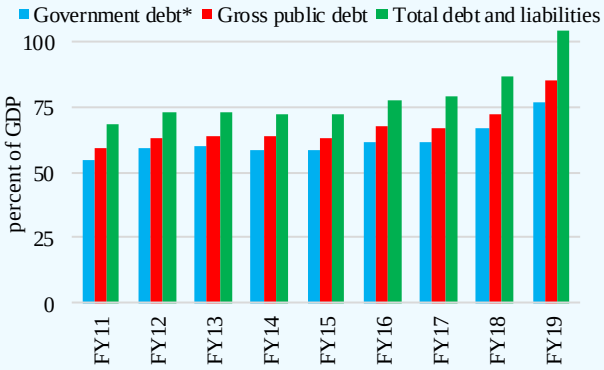

*As per FRDLA
Data sources: State Bank of Pakistan and Economic Affairs Division

مجموعی قرضہ جات وواجبات میں سب سے بڑا حصہ مجموعی سرکاری قرضے کا تھا۔ مالی سال 19ء میں مجموعی سرکاری قرضے میں اضافہ، جو ملکی اور بیرونی ذرائع دونوں میں یکساں طور پر تقسیم تھا (**شکل 5.3**) عدیم النظیر تھا اور شرح مبادلہ کی بنا پر ہونے والی نوقدر پیمائی کے اثر کا لحاظ رکھنے کے باوجود مالیاتی حوالے سے سنگین تشویشناک صورتِ حال کو اجاگر کرتا ہے۔ ایک پہلو تو یہ ہے کہ مالی سال 19ء کے آخر میں حکومت کا مجموعی قرض (مجموعی سرکاری قرض منہا حکومتی ڈپازٹس) جی ڈی پی کے 76.6 فیصد تک پہنچ گیا، یعنی ایک سال میں 10 فیصدی درجے کا اضافہ ہوا، جو مالیاتی ذمہ داری و تحدید قرضہ ایکٹ (ترمیمی)، 2017ء میں درج سطح سے کہیں زیادہ ہے۔ حکومتی قرض کے علاوہ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) پر واجب الادا قرضہ مسلسل بڑھتا رہا کیونکہ توانائی کے شعبے سے متعلق متعدد پی ایس ایز مالی طور پر زندہ رہنے کے لیے کوشاں رہے۔ جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے پی ایس ایز کا قرضہ مالی سال 19ء کے دوران مزید 1.3 فیصدی درجے بڑھا۔

شکل 5.2: م س 19ء میں قرض وواجبات میں تبدیلی کے ذرائع

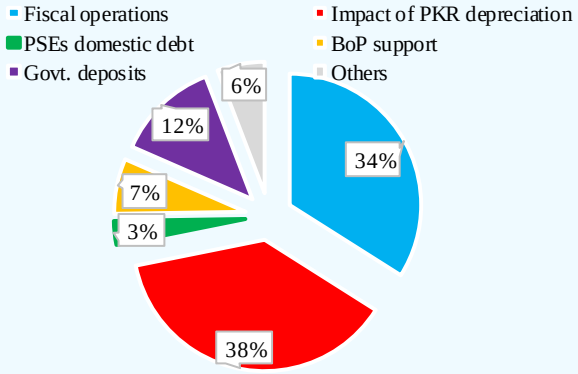

* in FY18, the impact of PKR depreciation stood at 35 percent
Data source: SBP staff calculations

بنیادی طور پر حکومتی قرضے کے اظہاریوں میں بگاڑ مالیاتی اور توانائی کے شعبوں میں نامکمل ساختی اصلاحات اور کمزور سرکاری مالی انتظام کا نتیجہ ہے جس سے حکومت کے وسائل کا فرق بڑھ گیا ہے۔ خاص طور پر محصولاتی خسارہ پچھلے تین برس سے مسلسل بڑھ رہا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کا حال میں اکٹھا کیا گیا قرضہ اپنے جاریہ اخراجات پورے کرنے کے لیے تھا، نہ کہ معیشت کی ادائیگی کی صلاحیت میں اضافے کے لیے۔ اسی طرح بنیادی خسارے میں اضافے نے بھی اس میں حصہ ڈالا ہے کیونکہ حکومت کے پاس قرضے کے موجودہ اسٹاک کو پورا کرنے کے لیے بھی وسائل کی کمی بڑھ رہی ہے۔

اس تناظر میں حکومت کو مالی سال 19ء میں جس اضافی دھچکے کا سامنا کرنا پڑا وہ شرح سود میں تیزی سے اضافہ اور روپے کی قدر میں کمی تھی جس نے اس کا قرض کی ادائیگی کا بوجھ بڑھا دیا۔ صرف مارک اپ ادائیگیوں میں مجموعی ٹیکس محاصل کا 47 فیصد خرچ ہو گیا۔ قرضے کے بڑھتے ہوئے بوجھ اور اس کی مہنگی واپسی کی بنا پر حکومت کے لیے انفراسٹرکچر، انسانی سرمائے کی ترقی اور سماجی تحفظ پر، جو پائیدار نمو کے ساتھ مسابقتی معیشت تشکیل دینے کے لیے بے حد ضروری ہیں، خرچ کے لیے گنجائش نکالنا دشوار ہو گیا ہے۔

شکل 5.3: مجموعی سرکاری قرضے میں تبدیلی کے اجزائے ترکیبی

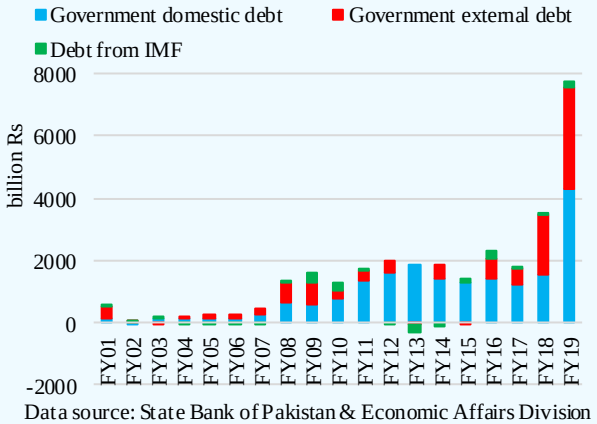

Data source: State Bank of Pakistan & Economic Affairs Division

اگرچہ ان مشکلات سے نمٹنے کے لیے فیصلہ کن مالیاتی اصلاحات ضروری ہیں خصوصاً محاصل کے حوالے سے، تاہم انتظام قرض کے تناظر میں مالی سال 19ء کے دوران اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ان میں نمایاں ترین سال کے اختتام کے قریب ملکی قرضے کی تشکیل نو تھی۔ اگرچہ سال کے بیشتر حصے کے دوران حکومت مرکزی بینک سے براہ راست قلیل مدتی قرض پر بہت زیادہ انحصار کرتی رہی، جس سے سرکاری قرضے کی اوسط میعاد کم ہوتی رہی، تاہم اس کی وجہ سے مختصر مدتی ایم آر ٹی بیز کے اسٹاک کی جگہ مختلف میعادوں کے طویل مدتی پی آئی بیز نے لے لی۔ یہ تشکیل جون 2019ء میں مؤثر ہوئی جس نے مجموعی ملکی قرض میں طویل مدتی (مستقل اور غیر فنڈڈ) قرضے کا حصہ مالی سال 18ء کے آخر کے 45.8 فیصد سے بڑھا کر مالی سال 19ء کے آخر کے 73.4 فیصد تک پہنچا دیا۔ اگرچہ اس ساختی تبدیلی سے سرکاری قرضے کا میعادی نظام الاوقات طویل ہو جائے گا اور اس سے حکومت کے لیے اجرائے ثانی کا خطرہ کم ہو گا تاہم قرض کی واپسی ششماہی ایم آر ٹی بیز اور پی آئی بیز کے درمیان یافت کے تفاوت کی حد تک مہنگی ہو جائے گی۔[1] مزید برآں، چونکہ شرح سود کی توقعات بتدریج کم ہو رہی ہیں اس لیے کمرشل بینک بھی طویل مدتی آلات میں رقوم رکھنے کی جانب زیادہ مائل ہونے لگے ہیں۔ پی آئی بی نیلامیوں میں ان کی شرکت مالی سال 19ء کے آخر میں بہتر ہوئی اور ان آلات میں ان کی واجب الادا سرمایہ کاری، جو پچھلے چند برسوں سے مسلسل گر رہی تھی، مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی میں 425 ارب روپے بڑھ گئی۔

شکل 5.4: بیرونی قرضے کی اوسط لاگت (اصل اداشدہ سود بلحاظ قرض کی فیصد اوسط سطح)

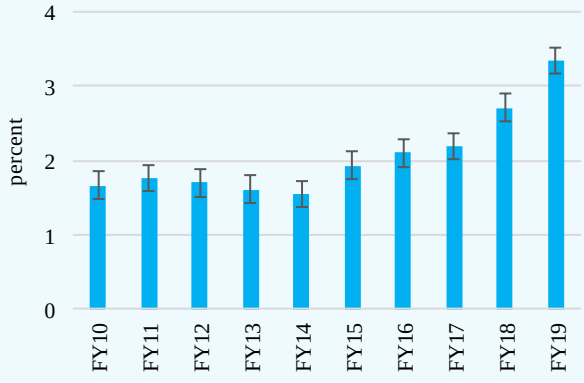

Data source: SBP staff calculations

جہاں تک حکومت کے بیرونی قرضے کے انتظام کا تعلق ہے، کئی دشواریاں برقرار رہیں۔ اوّل، گذشتہ کچھ برسوں کے دوران حکومت کی جانب سے کمرشل قرضے لیے جانے کے باعث حکومتی بیرونی قرضے کی اوسط لاگت میں اضافہ ہو گیا ہے (**شکل 5.4**)۔ مالی سال 19ء میں بھی کمرشل قرضوں کا حصہ مزید بڑھ کر سال کے اختتام تک حکومتی بیرونی قرضے کا 12 فیصد ہو گیا (جبکہ فقط تین سال پہلے صرف 2.4 فیصد تھا)۔[2] علاوہ ازیں، چونکہ بیشتر نئے قرضے رواں شرح سود پر لیے جا رہے ہیں اس لیے قرضوں کی مستقبل میں واپسی عالمی شرح ہائے سود کے رجحانات پر منحصر ہوتی جا رہی ہے۔ دوم، پائیداری کے نقطہ نظر سے متعلقہ اظہاریوں سے ملک کی قرض برداشت کرنے

[1] چونکہ 70 فیصد ایم آر ٹی بیز رواں شرح پر دس سالہ پی آئی بیز میں تبدیل کیے جاتے ہیں اس لیے مارک اپ کی لاگت معیشت میں آئندہ مجموعی شرح سود کی حرکت کے مطابق تبدیل ہو گی۔

[2] مالی سال 19ء میں 20 فیصد نمو۔

اور قرض واپس کرنے دونوں کی استعداد میں بگاڑ ظاہر ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بیرونی قرضے کی واپسی آگے چل کر ملک کی توازن ادائیگی کی ضروریات کا کلیدی ذریعہ ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ملک کے زرِمبادلہ کے ذخائر اور آمدنی (برآمدات اور ترسیلاتِ زر) کی سطح کو بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ قرض کی ذمہ داریاں مناسب طور پر پوری کی جاسکیں۔

جدول 5.1: پاکستان کے قرضہ جات اور واجبات کا خلاصہ

ٹریلین روپے

	اسٹاک			جی ڈی پی کا فیصد		مطلق تبدیلی	
	مالی سال17ء	مالی سال18ء	مالی سال19ء	مالی سال18ء	مالی سال19ء	مالی سال18ء	مالی سال19ء
الف۔ مجموعی قرض اور واجبات (I تا IX کا مجموعہ)	25.1	29.9	40.2	86.3	104.3	4.8	10.3
ب۔ مجموعی سرکاری قرضہ (I تا III کا مجموعہ)	21.4	25.0	32.7	72.1	84.8	3.5	7.8
حکومت کا مجموعی قرض (I+II+III+X)	19.6	23.0	29.5	66.5	76.6	3.4	6.5
I۔ حکومت کا ملکی قرض	14.8	16.4	20.7	47.4	53.8	1.6	4.3
II ۔ حکومت کا بیرونی قرض	5.9	7.8	11.1	22.5	28.7	1.9	3.3
جس میں شرح مبادلہ کا اثر						1.3	2.8
III ۔ آئی ایم ایف کا قرض	0.6	0.7	0.9	2.1	2.4	0.1	0.2
IV۔ بیرونی واجبات	0.4	0.6	1.7	1.8	4.4	0.2	1.1
V۔ نجی شعبے کا بیرونی قرضہ	1.2	1.7	2.5	4.8	6.4	0.5	0.8
VI۔ پی ایس ایز کا بیرونی قرض	0.3	0.3	0.7	0.9	1.7	0.0	0.3
VII۔ پی ایس ایز کا ملکی قرض	0.8	1.1	1.4	3.1	3.6	0.2	0.3
VIII۔ اجناس کی کارروائیاں	0.7	0.8	0.8	2.4	2.0	0.1	(0.1)
IX۔ کمپنیوں کے مابین بیرونی قرضہ	0.4	0.4	0.5	1.3	1.4	0.1	0.1
X۔ بینکاری نظام میں امانتیں	1.8	1.9	3.2	5.6	8.3	0.1	1.3

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

اس تناظر میں آئی ایم ایف کے ساتھ 39 ماہ کی توسیعی فنڈ سہولت کا معاہدہ مالکاری کا فرق پورا کرنے میں مدد دے گا۔ بیرونی محاذ پر مالی سال 19ء کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کافی حوصلہ افزا ہے اور چونکہ استحکام کے لیے اقدامات (بشمول لچکدار شرح مبادلہ نظام) جاری ہیں اس لیے توازن ادائیگی کی صورتِ حال مزید بہتر ہونے کی توقع ہے۔ بہرکیف، مالیاتی محاذ پر خاصی یکجائی پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ صرف ترقیاتی اخراجات میں کمی بنیادی خسارے کے حجم پر قابو پانے کے لیے کافی نہ ہوگی۔ محاصل بڑھانے کے ساتھ جاری اخراجات گھٹانے پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے تاکہ قرض اکٹھا ہونے کی رفتار پر قابو پایا جاسکے۔ مزید یہ کہ پی ایس ایز کے قرضے گھٹانے کے لیے شعبہ توانائی کی پالیسیوں کی درستی اور پی ایس ایز کے نظم ونسق میں بہتری لانا بھی حکومت کے اصلاحاتی ایجنڈے میں سرفہرست ہونا چاہیے۔

5.2 ملکی قرضہ

مالی سال 19ء کے اختتام پر حکومت کے ملکی قرضے کا اسٹاک 20.7 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جبکہ ایک سال پہلے 16.4 ٹریلین روپے تھا (**جدول 5.1**)۔ نمو کے لحاظ سے ملکی قرضہ 26.3 فیصد بڑھ گیا جو مالی سال 18ء سے دگنی سے زیادہ رفتار ہے (**جدول 5.2**)۔

جدول 5.2: حکومت کا ملکی قرضہ

ارب روپے؛ نمو فیصد میں

	اسٹاک			رقوم کی آمد		نمو	
	مالی سال17ء	مالی سال18ء	مالی سال19ء	مالی سال18ء	مالی سال19ء	مالی سال18ء	مالی سال19ء
ملکی قرضہ	14,849.2	16,416.3	20,731.8	1,567.1	4,315.5	10.6	26.3
مستقل قرضہ	5,528.4	4,653.8	12,080.1	(874.6)	7,426.3	(15.8)	159.6
جس میں: پی آئی بیز	4,391.8	3,413.3	10,933.2	(978.5)	7,519.9	(22.3)	220.3
اجارہ صکوک	385.4	385.4	71.0	-	(314.4)	-	(81.6)
پرائز بانڈز	747.1	851.0	893.9	103.9	42.9	13.9	5.0
رواں قرضہ	6,550.9	8,889.0	5,500.6	2,338.1	(3,388.4)	35.7	(38.1)
جس میں: ایم ٹی بیز	4,082.0	5,294.8	4,929.6	1,212.8	(365.2)	29.7	(6.9)
ایم آر ٹی بیز	2,468.9	3,594.2	571.0	1,125.3	(3,023.2)	45.6	(84.1)
غیر فنڈ قرضہ	2,765.3	2,868.1	3,144.1	102.8	276.0	3.7	9.6

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ بجٹ ونگ

حکومت کے ملکی قرض کی بدلتی ہوئی حرکیات

مالی سال 19ء میں حکومت نے زیادہ تر مستقل قرضے پر انحصار کیا جس میں 7.4 ٹریلین روپے کا نمایاں اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 18ء کے دوران 0.9 ٹریلین روپے کی کمی ہوئی تھی۔ یہ پچھلے برسوں کے برعکس تھا جن میں رواں قرضے کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔[3] مئی 2019ء تک بھی حکومت زیادہ تر ایم آر ٹی بیز کے ذریعے مرکزی بینک سے قلیل مدتی قرض پر انحصار کرتی رہی (**شکل 5.5**)۔ مرکزی بینک سے اس قرضے نے حکومت کو کمرشل بینکوں کے قرضے واپس کرنے میں مدد دی۔ تاہم مالی سال 19ء کے بالکل آخر میں مرکزی حکومت نے مرکزی بینک کو طویل مدتی پی آئی بیز جاری کرکے اپنے قلیل مدتی ملکی قرضے کی تشکیل نو کردی۔ نتیجے کے طور پر خطرے کے بعض اظہاریے (بشمول ایک سال میں تکمیل عرصیت کرنے والے ملکی قرضوں کا حصہ) نیچے چلے گئے اور تکمیل عرصیت کا اوسط وقت بہتر ہوگیا جس سے اس قرضے کی بار بار اجرائے ثانی کی ضرورت کم ہوجائے گی۔ مزید برآں، چونکہ یہ تشکیل نو رواں شرحوں پر کی گئی اس لیے مستقبل میں شرح سود کی سمت مالیاتی اور زری انتظام کے مضمرات کا تعین کرے گی۔

شکل 5.5: ملکی قرضے میں حصہ بلحاظ تمسک

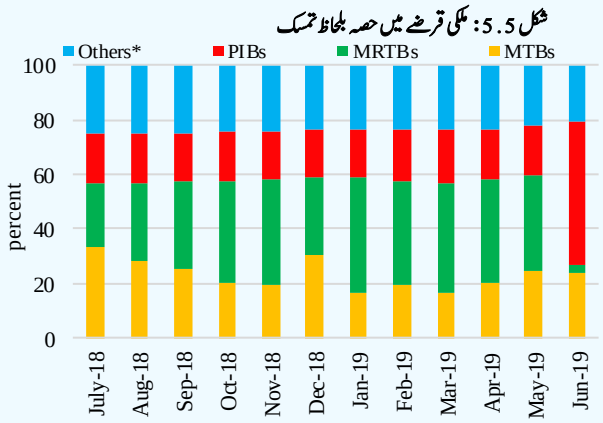

* Others mainly include prize bonds and NSS
Data source: State Bank of Pakistan

نان بینک اداروں سے حکومت کا ملکی قرض مطلق اعتبار سے بڑھ گیا

مالی سال 19ء میں حکومت کے ذمے نان بینکوں کا ملکی قرض 0.8 ٹریلین روپے بڑھ گیا جو ایک سال پہلے کے 0.3 ٹریلین روپے کے اضافے کے دگنے سے بھی زیادہ ہے۔ نان بینک اداروں نے بلند شرح منافع کے باعث حکومتی تمسکات (زیادہ تر پی آئی بیز) میں سرمایہ کاری کی۔ اسی طرح مالی سال 19ء میں بلند شرح منافع نے بچت کی اسکیموں کی کشش

[3] علاوہ ازیں صکوک کے بیع موجل کے ذریعے 177.8 ارب روپے کا ملکی قرضہ وجود میں آیا۔

قائم رکھی (**جدول 5.3**)۔ بچت کی مختلف اسکیموں میں آنے والی خالص رقم مالی سال 19ء میں 306.3 ارب روپے بڑھ گئی۔ مختلف مدوں کی شکل میں بانٹ کر تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اہم اسکیموں میں آنے والی مجموعی رقوم بڑھیں تاہم اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس میں خاصی رقم کی واپسی کے باعث خالص کمی ہوئی۔ چونکہ بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ پر شرح منافع بلند ہے اور وہ ود ہولڈنگ ٹیکس سے بھی مستثنیٰ ہے اس لیے شاید اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس رکھنے والے اپنی رقوم بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس میں منتقل کر رہے ہیں۔

جدول 5.3: قومی بچت اسکیمیں اور شرح ہائے منافع

ارب روپے؛ شرح منافع فیصد میں

	مالی سال 19ء		شرح منافع*	
	آنے والی مجموعی رقوم	آنے والی خالص رقوم	م س 18ء	م س 19ء
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس	135.3	57.3	8.1	12.5
اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس	463.0	31.8	6.6	11.4
ریگولر انکم سرٹیفکیٹس	414.6	142.1	7.6	11.2
بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس	375.6	119.6	10.8	14.3
اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس	519.1	(132.5)	6.6	11.4
پنشنرز بینی فٹ اکاؤنٹ	124.1	43.6	10.1	14.3
قومی بچت اسکیمیں	2,357.6	306.5	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
پرائز بانڈ (بشمول پریمیم پرائز بانڈ)	154.5	42.9	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں

*مالی سال کے آخر میں شرح منافع

اعداد و شمار کا ماخذ: سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز

مالی سال 19ء کے دوران انعامی بانڈز میں 42.9 ارب روپے کا معمولی اضافہ ہوا۔ تمام مالیتوں کے بانڈز میں خالص رقوم آئیں ماسوائے 40000 روپے کے بانڈز کے (**شکل 5.6**)۔ معیشت کی دستاویزیت بڑھانے کی خاطر حکومت نے 24 جون 2019ء کو 40000 روپے والے قومی انعامی بانڈ واپس لے لیے۔[4] یہ بانڈز رکھنے والوں کو تین میں سے کوئی طریقہ اپنانے کا اختیار دیا گیا: (1) اپنے بانڈ پریمیم پرائز بانڈ سے تبدیل کروالیں؛ (2) ان کی جگہ اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ/ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ لے لیں؛ یا (3) عرفی مالیت پر نقد حاصل کرلیں (رقم بانڈ رکھنے والوں کے بینک اکاؤنٹ میں منتقل کردی جائے گی)۔[5] ابتدائی تحقیق میں اسی مالیت کے پریمیم پرائز بانڈ حاصل کرنے کا رجحان سامنے آیا ہے۔ پریمیم پرائز بانڈز کے ماہانہ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 19ء میں 2.8 ارب روپے کی مجموعی سرمایہ کاری میں نصف سے زیادہ سرمایہ کاری جون 2019ء میں کی گئی جس سے شاید یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بانڈ رکھنے والوں نے پرانے پرائز بانڈز کی جگہ پریمیم بانڈز لینے کا راستہ اختیار کیا۔ کچھ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر بانڈ رکھنے والوں نے ان بانڈز کو بھنانے کو بھی ترجیح دی۔ نتیجے کے طور پر جون 2019ء کے آخری ہفتے کے دوران ڈپازٹس میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔

شکل 5.6: مالی سال 19ء میں پرائز بانڈز میں خالص رقوم کی آمد

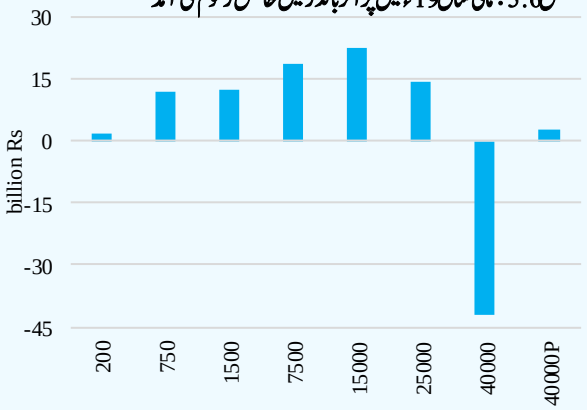

Data source: Central Directorate of National Savings

[4] اس کا بنیادی مقصد معیشت کی دستاویزیت بڑھانا تھا۔

[5] ایس بی پی بی ایس سی کا سرکلر نمبر CMD/GSSAD/PBU/PB-1/87525/2019 ۔40000 روپے مالیت کے قومی پرائز بانڈز کا گردش سے اخراج۔

5.3 بیرونی قرض اور واجبات

جون 2019ء کے آخر تک مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات 106.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے یعنی 11.1 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ ایک سال پہلے 11.8 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا (**جدول 5.4**)۔ مالی سال 19ء میں اس اضافے کا نصف دوست ممالک (سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر) کی جانب سے توازن ادائیگی کی مد میں اعانت کی وجہ سے ہوا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، یہ رقوم مرکزی بینک میں ڈپازٹس کی شکل میں رکھی گئی ہیں جس کی بنا پر ملک کے زرِ مبادلہ کے واجبات بڑھ گئے۔ تاہم ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں (یورو اور یو آن) کی قدر میں کمی کی بنا پر خالص نوقدر پیمائی فوائد (ڈالر میں) اور اقساط کی خاصی واپسی نے مالی سال 19ء میں کسی حد تک قرض اکٹھا ہونے کی رفتار کو قابو میں رکھا۔[6] بالاقساط واپسی کا بڑا حصہ یورو/سکوک بانڈ اور طویل مدتی کمرشل قرضوں پر مشتمل ہے۔ حکومت اپنا 0.4 ارب ڈالر کا قلیل مدتی قرضہ بھی واپس کر سکی جبکہ مالی سال 18ء میں 0.7 ارب ڈالر کا قرضہ خالص بنیاد پر اکٹھا ہوا تھا۔ اگرچہ حکومت نے مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹ شروع کر کے کچھ اضافی امداد کی پیش بندی کی تھی تاہم وہ پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹ سے صرف 26.0 ملین ڈالر جمع کرنے میں کامیاب ہو سکی (تفصیلات کے لیے دیکھیے **باب 6**)۔

جدول 5.4: پاکستان کے بیرونی قرضہ جات اور واجبات

ارب امریکی ڈالر

	اختتام جون اسٹاک			مطلق تبدیلی				
						مالی سال 19ء		
	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء	سہ ماہی 1	سہ ماہی 2	سہ ماہی 3	سہ ماہی 4
مجموعی بیرونی قرض اور واجبات (1 تا 7 کا مجموعہ)	**83.4**	**95.2**	**106.3**	**11.8**	**11.1**	**1.3**	**2.5**	**6.8**	**0.5**
سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات (3+2+1)	66.1	75.4	83.9	9.3	8.6	1.0	2.1	5.8	-0.3
سرکاری بیرونی قرضہ (2+1)	62.5	70.2	73.4	7.7	3.2	1.1	0.1	2.7	-0.7
1۔ حکومت کا بیرونی قرض	56.4	64.1	67.8	7.7	3.7	1.2	0.2	2.8	-0.6
i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد)	55.5	62.5	66.5	7.0	4.0	1.5	0.5	2.8	-0.8
جس میں									
پیرس کلب	12.0	11.6	11.2	-0.3	-0.4	-0.1	-0.1	-0.1	0.0
کثیر الفریقی	27.6	28.1	27.8	0.5	-0.3	-0.5	0.1	-0.3	0.4
دیگر دوطرفہ	6.3	8.7	12.7	2.4	4.0	2.2	0.5	1.1	0.2
کمرشل قرضے	4.8	6.8	8.5	2.0	1.7	0.0	0.0	2.1	-0.4
یورو/سکوک عالمی بانڈز	4.8	7.3	6.3	2.5	-1.0	0.0	0.0	0.0	-1.0
ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم)	0.9	1.6	1.3	0.7	-0.4	-0.3	-0.3	0.1	0.2
2۔ آئی ایم ایف سے	6.1	6.1	5.6	0.0	-0.4	-0.1	-0.1	-0.1	-0.1
3۔ زرمبادلہ واجبات	3.6	5.1	10.5	1.6	5.4	-0.1	2.0	3.1	0.4
4۔ سرکاری شعبے کے ادارے	2.7	2.7	4.0	0.0	1.3	0.0	-0.1	0.8	0.6
5۔ کمرشل بینک	4.5	4.4	4.7	-0.1	0.3	0.0	0.3	0.1	-0.1
6۔ نجی شعبہ	6.8	9.2	10.4	2.4	1.2	0.2	0.7	0.1	0.2
7۔ براہ راست سرمایہ کاروں کے قرض کے واجبات	3.4	3.6	3.3	0.2	-0.3	0.0	-0.5	0.1	0.1

اعداد و شمار کے مآخذ: بینک دولت پاکستان اور اقتصادی امور ڈویژن

[6] مالی سال 19ء میں ڈالر کے مقابلے میں یورو کی قدر 2.3 فیصد کم ہو گئی جبکہ ڈالر کے مقابلے میں چینی یو آن کی قدر 3.5 فیصد کم ہوئی۔

رقوم کی مجموعی وصولی میں چین کا حصہ بدستور غالب رہا

مجموعی لحاظ سے مالی سال 19ء میں پاکستان کو 10.5 ارب ڈالر ملے جبکہ ایک سال قبل 10.9 ارب ڈالر ملے تھے۔ رقوم کی ان وصولیوں میں چین کا حصہ مالی سال 19ء میں مزید بڑھ گیا کیونکہ پاکستان کو کمرشل اور دوطرفہ قرضے دونوں ملے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک (قلیل مدتی) سے موصولہ مجموعی قرضے مالی سال 18ء سے کم رہے (دیکھیے **باب 6 میں جدول 6.5**)۔

بیرونی قرضے کی واپسی بڑھ گئی

مالی سال 19ء میں پاکستان کے بیرونی قرضے کی واپسی میں اضافہ ہوگیا (**جدول 5.5**)۔ اصل رقم کی لگ بھگ دو تہائی کمرشل قرض گاروں کو اور یورو/صکوک بانڈ کی مد میں دی گئی۔ ان قرضوں کا بڑا حصہ رواں شرحوں پر تھا اس لیے نشانیہ شرح (یعنی لائبور) میں اضافہ سودی ادائیگیوں میں نمایاں اضافے پر بھی منتج ہوا۔

جدول 5.5: بیرونی قرضوں کی واپسی

ملین امریکی ڈالر

	اصل زر			سود		
	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء
1۔ سرکاری بیرونی قرضہ	3,733.8	2,704.2	5,819.6	1,389.5	1,786.5	2,288.2
پیرس کلب	411.8	610.9	639.2	242.0	240.3	229.7
کثیر الفریقی	1,255.2	1,316.6	1,378.7	295.3	357.4	439.2
دیگر دوطرفہ	788.0	182.0	329.4	198.9	203.3	310.1
یورو/صکوک عالمی بانڈز	750.0	0.0	1,000.0	366.4	422.8	502.7
کمرشل قرضے	488.8	488.9	2,097.0	73.0	270.4	423.5
دیگر	40.0	105.9	375.2	179.7	292.4	382.9
2۔ بیرونی واجبات	0.0	0.0	0.0	86.6	102.8	187.3
3۔ پی ایس ایز کا قرضہ	289.0	297.8	223.7	35.1	78.5	130.4
4۔ جدولی بینکوں کے قرضے	0.0	1.0	2.7	23.2	61.3	71.9
4۔ نجی شعبے کا قرضہ	416.6	322.7	497.5	165.9	391.2	443.0
5 مجموعی بیرونی قرضہ جات اور واجبات (1 تا 5 کا مجموعہ)	4,439.4	3,325.7	6,543.5	1,623.9	2,317.5	2,933.4

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

5.4 بیرونی قرضے کی پائیداری

بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہاریوں کا تجزیہ کیا جائے تو ادائیگی قرض کی صلاحیت (قرض برداشت کرنے کی استعداد) میں بگاڑ کا اظہار ہوتا ہے۔ قرض برداشت کرنے کی استعداد جانچنے کے لیے جو پیمانہ سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے وہ بیرونی قرض اور واجبات تا جی ڈی پی تناسب ہے جو آخر جون 2019ء میں بڑھ کر 45.0 فیصد ہوگیا (**جدول 5.6**)۔ اسی طرح جب بیرونی قرض اکٹھا ہونے کی رفتار نے زرِمبادلہ کی آمدنی کی معمولی نمو کو غیر مؤثر کر دیا تو ادائیگی قرض کی صلاحیت کے دیگر اظہاریوں میں بھی بگاڑ آیا۔ آگے چل کر آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت کے آغاز اور شرح مبادلہ کی درستی سے توقع ہے کہ غیر قرضہ جاتی رقوم (بیرونی براہ راست اور جزدانی سرمایہ کاری) اور جاری کھاتے کے خسارے میں مزید بہتری کی توقع ہے۔ زرِمبادلہ آمدنی میں اضافے سے قرض کی واپسی آسان ہو جائے گی اور بیرونی قرض کی پائیداری بہتر ہوگی۔

جدول 5.6: بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہاریے

فیصد

	جون-14ء	جون-15ء	جون-16ء	جون-17ء	جون-18ء	جون-19ء
ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے						
مجموعی بیرونی قرض اور واجبات / جی ڈی پی	25.6	24.2	26.6	27.4	33.5	45.0
سرکاری بیرونی قرضہ / جی ڈی پی	20.2	18.9	20.8	20.5	24.7	31.1
مجموعی ذخائر / مجموعی بیرونی قرضہ جات اور واجبات	21.7	28.7	31.2	25.7	17.2	13.6
اسٹیٹ بینک کے ذخائر / مجموعی بیرونی قرضہ جات اور واجبات	13.9	20.8	24.5	19.3	10.3	6.8
بیرونی قرضوں کی واپسی / زرمبادلہ آمدنی	13.7	10.2	10.4	15.7	13.8	21.0
بیرونی قرضوں کی واپسی / برآمدی آمدنی	23.0	18.0	19.4	29.6	24.9	39.1
سیالیت کے اظہاریے						
قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرض / سرکاری بیرونی قرضہ جات اور واجبات	1.3	1.9	2.8	1.3	2.1	1.5
قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرضہ / مجموعی ذخائر	5.2	5.4	7.3	4.1	9.9	8.7
قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرضہ / اسٹیٹ بینک کے ذخائر	8.0	7.5	9.3	5.5	16.6	17.4

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان کا حساب